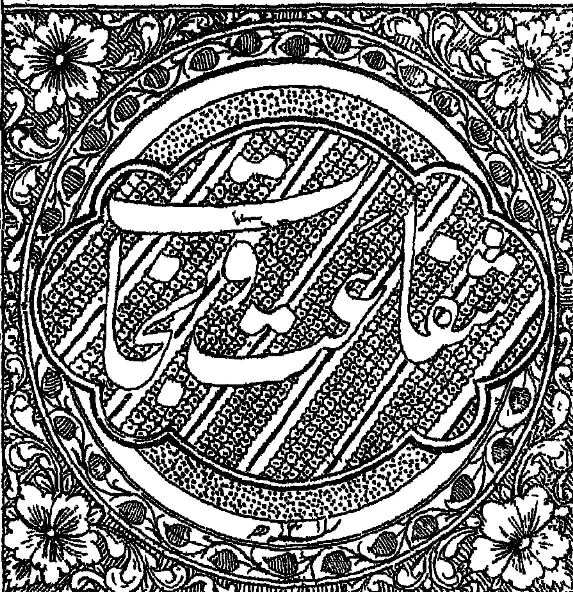
إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا

مثنوی در بیان حالات حشر و بخشش عاصیان و گنہگاران موسوم بہ



از تصنیف خورشید سپہر سخنوری شناور دریای جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی گیا کوشت

در مطبع فیض منبع شام اودھ واقع گولہ گنج لکھنؤ طبع شد

(جن آیات واحادیث کا مضمون بطور تلمیح مثنوی ہذا مین آیا ہے درج کیجاتی ہین)

تصحیح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	اَکلہٗ	اُکلہٗ
؍؍	۵	یُذکرہٗ	یُذکرہٗ
۹	۱۱	پیغمبران	نفوس قدسیہ
۱۱	۱۶	دویم	دونیم
۲۲	۱۲		دوسرے مصرع پر نسخہ کہ بے دستخط حکم آنے لگے

الکتب وجای بالنبیین والشہداء وقضی بینہم

عمل نامہ اور لایا جاویگا پیغمبر دن کو اور گواہونکو اور فیصل کیا جاویگا درمیان انکے

(جن آیات واحادیث کا مضمون بطور تلمیح مثنوی ہٰذا مین آیا ہے بدرج کیجاتی ہین)

آیات سورۂ زمر پارۂ فمن اظلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ

اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس بیہوش ہوجاوینگے جو کہ بیچ آسمانون کے اور جو کہ بیچ زمین کے ہے

إِلَّا مَن شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ

مگر جسکو چاہے اللہ پھر پھونکا جاویگا بیچ اوسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے

يَنظُرُونَ ۵ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ

دیکھتے . اور چمکجاویگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے

الْكِتٰبُ وَجِايْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم

عمل نامہ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہونکو اور فیصل کیا جاویگا درمیان اونکے

بالحق وهم لا يظلمون ۝ ووفيت كل نفس ما

ساتھ حق کے اور وہ نہین ظلم کئے جاوینگے اور پورا دیا جاویگا ہر ایک جی کو جو کچھہ

عملت وهو اعلم بما يفعلون ۝ وسيق الذين

کیا تھا اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھہ کرتے ہین اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ

كفروا الى جهنم زمرا حتى اذا جاءوها فتحت ابوابها

کہ کافر ہوئے طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوینگے اوسکے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے

وقال لهم خزنتها الم يأتكم رسل منكم يتلون عليكم

اور کہینگے واسطے اونکے چوکیدار اوسکے کیا نہ آئے تھے تم پاس پیغمبر تم مین سے پڑھتے تھے اوپر تمھارے

ايت ربكم وينذرونكم لقاء يومكم هذا قالوا بلى

نشانیان پروردگار تمھارے کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے کے سے یہ کہینگے نہین بلکہ آئے تھے

ولكن حقت كلمة العذاب على الكفرين ۝ قيل

ولیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی اوپر کافرون کے کہا جاویگا

ادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها فبئس مثوى

داخل ہو دروازے دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بری ہے جگہہ رہنے

المتكبرين ۝ وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة

تکبر کرنیوالونکی اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے

زُمَرًا ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ

گروہ گروہ یہانتک کہ جب اوینگے اوسکے پاس اور کہولے جاوینگے دروازے اوسکے اور

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

کہینگے واسطے اونکے چوکیدار اُسکے سلامتی ہوجیو اوپر تمہارے خوشحال ہوتم پس داخل ہو اوسمین

خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا

ہمیش رہنے والے اور کہینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جن نے سچا کیا ہمسے

وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ

وعدہ اپنے کو اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت مین

حَيْثُ نَشَآءُ ج فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ

جہان چاہین ہم پس اچھا ہے ثواب عمل کرنے والون کا

جلد چہارم

مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب الحوض والشفاعۃ فصل اول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُھَمُّوْا بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ

کہ روکے جاوینگے مسلمان دن قیامت کی یہانتک کہ فکر مین پڑینگے بسبب روکنیکے پس کہینگے لوگ

لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحُنَا مِنْ مَّکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ

کاش کہ طلب کرتے ہم کسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف رب ہمارے کی پس راحت دیتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگے مسلمان پاس حضرت آدمؑ کے

فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَ

پس کہینگے کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگونکے پیدا کیا تمکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اور

اَسْکَنَکَ جَنَّتَہٗ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَعَلَّمَکَ اَسْمَآءَ

رکھا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے اپنے فرشتونسے اور سکہاے تمکو نام

كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا

ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے

هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ

پس کہینگے آدم نہین ہو مین اس مقام و مرتبہ مین اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچے تہے اونکو

اَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنْ اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ

کہانے درخت سے اور تحقیق منع کئے گئے تہے اوسکے نزدیک ہونیسے ولیکن جاو تم نوح کے پاس کہ اول مرسل ہین

بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ

کہ بہیجا اونکو اللہ نے اوپر کافرون روے زمین کے پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین

هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ

مقام شفاعت مین اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اسکو کہ وہ سوال کرتا ہے پروردگار اپنے سے نادانستہ

وَلٰكِنْ اِئْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ

ولیکن جاو تم ابراہیم کے پاس کہ دوست خدائے مہربان کے ہین فرمایا حضرت صلعم نے پس آوینگے لوگ

اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ

ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلا شبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جہوٹ کہ کہا

كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ

اونکو دنیا مین ولیکن جاو تم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ دی اللہ نے اونکو توریت

وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ

اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اونسے اور نزدیک کیا انکو اور راز دار و محرم اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلعم نے پس آوینگے وہ حضرت موسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ

وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِىْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى

اور یاد کرینگے وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہے ولیکن جاؤ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس

عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى

کہ بندہ خدا کا ہے اور رسول اوسکا اور روحانی ہے اور کلمہ اوسکا ہی فرمایا حضرت صلعم نے پس آوینگے حضرت عیسیٰ کے پاس

فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

پس کہینگے عیسیٰ میں نہیں ہون اس مرتبہ کا ولیکن جاؤ تم حضرت محمد صلعم کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخشے ہیں خدا نے

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَأْتُوْنِىْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى

اگلے گناہ اونکے اور پچھلے فرمایا حضرت صلعم نے پس آوینگے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا میں اذن

رَبِّىْ فِىْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا

اپنے رب پاس بیچ گہر اوسکے پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا اللہ تعالیٰ کے پاس پس جب دیکھونگا میں اللہ تعالیٰ کو گرونگا میں سجدہ کرتا ہوا

فَيَدَعُنِىْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ

پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدہ میں جس مدت تک چاہیگا یہ کہ چہوڑے مجکو پہر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سر اوٹھاؤ اے محمد اور کہو جو چاہے قبول کیجاویگی

وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاُثْنِىْ

اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں

عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا

اپنے رب کی ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھلا دیگا مجھکو اللہ وہ تعریف پھر شفاعت کرونگا مین پس حد کیجاویگی واسطے میری ایک حد معین

فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ

پس نکلونگا مین پس نکالونگا مین اس جماعت کو آگ دوزخ سے اور داخل کرادونگا انکو بہشت مین پھر آونگا مین دوبارہ بارگاہ کبریا

فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ

پس اذن چاہونگا مین اپنے پروردگار کی پاس بیچ مکان اسکے کہ پس اذن دیا جاویگا مجھکو داخل ہونیکا پاس رب کے پس جب دیکھونگا مین

وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ

تو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجھکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجھکو پھر فرماویگا

ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ

اوٹھاؤ اے محمد سر اپنا اور کہو سنا جاویگا اور شفاعت کرو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگو جو چاہو تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاونگا

رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ

مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلادیگا مجھکو اللہ پھر شفاعت کرونگا مین

فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا مین لوگونکو آگ سے دوزخ کی اور داخل کرونگا مین انکو بہشت مین

ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي

پھر آونگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین در آنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کہ پس اذن دیا جاویگا مجھکو

عَلَيهِ فَإذَا رَأيتُهُ وَقَعتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أن

در اسکا پاس سو جاوئنگا پس جب دیکھونگا مین اسکو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ

يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارفَع مُحَمَّدُ وَقُل تُسمَع وَاشفَع تُشَفَّع وَسَل

چھوڑیگا مجھکو پھر فرماویگا اٹھا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ

تُعطَه قَالَ فَارفَعُ رَأسِي بِثَنَاءٍ وَتَحمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أشفَعُ

دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اٹھاونگا مین سر اپنا ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ پھر شفاعت کرونگا

فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأخرُجُ فَأُخرِجُهُم مِنَ النَّارِ وَأُدخِلُهُم

پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا انکو آگ سے اور داخل کرونگا انکو

الجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبقَى فِي النَّارِ إلَّا مَن قَد حَبَسَهُ القُرآنُ

بہشت مین یہان تک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہے اسکو قرآن نے

أي وَجَبَ عَلَيهِ الخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الآيَةَ عَسَى أن

یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت نزدیک ہے کہ اٹھاویگا

يَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحمُودًا قَالَ وَهٰذَا المَقَامُ

تجھکو رب تیرا مقام محمود مین فرمایا حضرت نے اور یہہ ہے مقام

المَحمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيَّكُم مُتَّفَقٌ عَلَيهِ

محمود کہ وہ وعدہ کیا اللہ نے پیغمبر سے تمہارے سے -

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَةً وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

مثنوی دربیان حالات حشر وبخشش عاصیان وگنہگاران موسوم بہ



از تصنیف خورشید سپہر سخنوری رشک جامی و انوری جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل ہائیکورٹ

در مطبع فیض منبع نامی واقع گولہ گنج لکھنؤ طبع شد



١١ — ١٢

ذرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے — قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے
نہ چلنا کہیں وہ قیامت کی چال — کہ لاشے شہیدوں کے ہوں پائمال
جفا تیری چتون میں اے بیوفا — سروہی کے قبضے میں دستِ قضا
ہوئے گرچہ لاکھوں تہِ تیغ جور — ادا کہتی ہے میری خاطر سے اور
تو ہی رہنما ہے تو رہزن ہے کون — تجھے دوست سمجھیں تو دشمن ہی کون
تری بیوفائی کرم کا ستم — تری کج ادائی ستم کا کرم
صفیں صاف بر باد لشکر ہوئے — کبھی تیرے میلے نہ تیور ہوئے
نظر بند تیرے ستائے رہیں — مگر چتون آنکھیں چرائے رہیں

ترے داغ سے دل ہین گلکاریان
ترے دم سے آنکھون ہین چنگاریان

کہین تو ہی آتش کہین رود نیل
بچین یا الٰہی کلیم و خلیل

کیا تیرے زندان نے یوسف کو بند
ہوئے تیرے مقتل کو عیسیٰ پسند

نمک تیرا زخمون مین ایوب کے
کھٹک تیری دیدون مین یعقوب کے

ترا ابجد اچھے بتون کا بگاڑ
ترا بیستون بگڑے دل کو پہاڑ

نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم
کشاکش مین ہین تجھسے دیر و حرم

جہانگیر ہے نکہت دلربا
ہے کس فتنہ مین عطر ڈوبا ہوا

چمن کو ہوا تیری ایسی لگی
رگ گل سے بلبل کو پھانسی لگی

ترا دیر ہے قبلۂ کائنات
ترا کعبہ ہے مرجع سومنات

ترا طور کیف انا الحق سے مست
ترا وادی ایمن آتش پرست

برہمن کو بت بنکے دھوکا دیا
بتون کو خدا کہہ کے بندہ کیا

پڑا سایہ جسپر فنا ہو گیا
پری بنکے تو بھی بلا ہو گیا

تپش مہر محشر کی بڑھتی ہوئی
ترے حسن کی دھوپ چڑھتی ہوئی

نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل
وہ شام ابد ہے یہ صبح ازل

ترے موئے مشکین بلا در بلا
ہر اک طرہ ہنگامہ کربلا

کہان بل کہان پیچ تقدیر کے
یہ لٹکے ہین زلف گرہ گیر کے

وہ چمکے شہیدان ابرو کے داغ
کہ گل ہو گئے مسجدون کے چراغ

کوئی چشم کافر ہے اس آن کی | قسم کفر کھائے تو ایمان کی
ستم تیر مژگان کا اٹھتا نہین | کسی دل کا اتنا کلیجا نہین
جو سیدھی ہوئی تیری ترچھی نظر | ہوا اک زمانہ ادھر کا ادھر
خموشی کے پردے مین معجز بیان | دہن گو مگو کی ہے اک چیستان
کمر تیری ہوتی تو کہتے بشر | کہ ڈوبا ہے تو خون مین تا کمر
دو عالم ہے کاہ اور تو کہربا | کشش ہے ترا قامت دلربا
کھنچی تیرے قامت کی تصویر ہے | کشش کیا قیامت کی تصویر ہے

قطعہ
چہ خوش گفت روشن دلے اہل حال | کہ حشر ست سودائے شوق وصال
جہان تا جہان از ابد تا ازل | کشش مظہر شاہد لم یزل
قیامت اسی جذب کا ہے خطاب | فنا و بقا شبنم و آفتاب
پھرائے شوق کبتک یہ لیل و نہار | بلائے فراق و غم انتظار
خدا کے لیے اک نئی چال چل | دکھا آج ہی جو کہ دیکھین گے کل
نظر آئے مستقبل دہر حال | ہو امروز آئینہ فردا مثال
نہو خیرہ حیرت سے چشم یقین | دکھا کوئی نزدیک ہین دور بین
سخن کو ہے محشر کا جلسہ پسند | کہ ہے مصرع طرح قد بلند

شرح حال روز قیامت

اب ای ساقی تھم وہ دور ستم | کہ برہم ہو میخانۂ کی و جم

دل و درد دو ہاتھ اچھلنے لگے　　مئے عیش پاؤں سے چلنے لگے

فنا پر ہوئی دائرے کا مدار　　کشش کا ف مرکز کی ہو آشکار

نہ مئے ہو نہ نے اور کہے مے سے نے　　کہ کئی کی طرب کردہ کاؤس کی

سن اک رند بیباک کی گفتگو　　ق　　جو کہتا تھا ساقی سے اے ماہرو

وہ مئے دے جو اس وقت موجود ہو　　کہیں بابِ توبہ نہ مسدود ہو

بدورِ اخیر ایک لبریز جام　　کہ ہے مرگِ انبوہ کا جشنِ عام

بُرا دن ہے دنیا کا آفت کی صبح　　قیامت کا دن ہے قیامت کی صبح

اُوجالے میں پیدا اندھیرا ہوا　　شبِ آرزو کا سویرا ہوا

سمومِ پُر آتش نسیمِ سحر　　سحر کی یہ نوبت کہ ہے دوپہر

ہوا پُرزے پُرزے گریبانِ صبح　　پھٹا بخیۂ چاکِ دامانِ صبح

اذانِ سحر صور نے ایسی دی　　کہ اللہ اکبر چھری چل گئی

چلی نیستی کی سلامی کی توپ　　پڑی کوسِ رحلت کے ڈنکے پہ چوب

زمانہ کی قوت زمین کی سکت　　ہوئی پائمالِ اذا زلزلت

لڑے قلعے شاہوں کے بایکدگر　　بجانے لگے شیشہ خانے گجر

بلا خیز جھونکے فنا کے چلے　　پر و بالِ عنقا کے پنکھے چلے

ملے خاک میں آسمان و زمین　　نہ باقی رہے شاہ و مہر و نگین

زمین ہو گئی قطعۂ لاخراج　　ہما کیا اُڑا اُڑ گئے تخت و تاج

نظر آئے سب سیم و زر نقشِ آب — ہوی بھنکے سکہ کی مچھلی کباب

غضب حضرتِ عشق ڈھانے لگے — کہ اپنے مٹون کو مٹانے لگے

قبا گل کی مسکی تو سنبل کی بیل — بگاڑا ہوا اب تک بنایا تھا کھیل

چمن کے خیابان مین اوڑتی ہے دھول — اوڑے بلبلو نین گلستان کے پھول

ہر اک لالہ داغِ دلِ نا اُمید — ہر اک نرگسِ شوخ چشمِ شہید

لگائی فنا نے کہان داغ بیل — عدم کو چلی آب و آتش کی ریل

ہر اک بزم مین ماتمِ رنگ و بو — ہر اک سینہ اک تربتِ آرزو

ہوئی محوِ خلوت ہر اک انجمن — ہر اک شی کو ہے غربت اندر وطن

حسین مٹ گئے نکہتِ گل کی طرح — اسیر اوڑتے پھرتے ہین بلبل کی طرح

منادی کی یہ شہرتِ عام ہے — کہ مصر اور کنعان کا نیلام ہے

ہر اک غم کے ماتم مین نالان ہی — ہر اک رخ پہ چھائی ہوی بیکسی

اوڑاتے ہوئے سر پہ ہر قد کی دھول — مرے ایسے جنکا نہ تیجا نہ پھول

کرین یاد کیا عیشِ موہوم کو — خدا بخشے یارانِ مرحوم کو

کہو خدمتِ حضرتِ مولوی — ق کہ اب نئی کے ہجران کی بیڑی کٹی

وطن کو غریبانِ بیجان چلے — نئی و نالہ سوئے نیستان چلے

سوئے بحر قطرہ روانہ ہوا — جدائی کا ختم آب و دانہ ہوا

نہ باقی رہا غیرِ حق بہرِ نام — ہوا قصرِ ایجاد ہو کا مقام

ندا عالمِ قدس کی بار بار | ق | کہ کیا ہوگئے شاہِ گردون وقار
جو تھے اپنی ثروت کی نخوت مین گم | جو کہتے تھے ہر دم انا ربکم
کہان پہلوانانِ لشکر شکن | کہان شہسوارانِ شمشیر زن
کہان ماہرویانِ چین وچگل | کہان جان نثارانِ آشفتہ دل
کدہر جی چھپائے ہین اب وہ صنم | نکلتا تھا جن پر خدائی کا دم
کدہر چھپ گیا چرخِ مینا نگار | کہان لٹ گیا کاروانِ غبار

حشر وحشت افزا
۱۱ ۱۴

پلا میرے یوسف لقا ایک جام | نہین اب تو قیدِ حلال وحرام
وہ مے جس سے پھر اپنے گھر آئے روح | وہ مے جسکا ہر روح بنجائے روح
ہراک مست خوابیدہ ہشیار ہو | وہی گرم ہو حق کا بازار ہو — بیدار
ہوا پھر تقاضاے شانِ شہود | کہ ملک عدم سے پھر آئے وجود
مکرر ہوی نغمہ سنجِ ظہور | نیستانِ قدرت کی نے یعنی صور
فضاے عدم مین وہ لے چھاگئی | کہ قالب مین مردون کے جان آگئی
اڑا پہلے رنگ اب ہی اوڑنا محال | بچھا اب کی اچھا رگِ گل کا جال
ہوئی رونقِ دہر خانہ خراب | وہی چرخ مینا وہی آفتاب
پہر قد کا سانچہ او سے بلنے لگا | کہ ہر جسمِ گل سے ڈہلنے لگا

نہ سوجھا زمانہ کا چال اور چلن
نکل آئے عریان نئی روپ مین
بیابانِ وحشت مین ہراک روان
وہ دشتِ پُر آشوب روئی زمین
ہراک موج چلتی ہوئی تیغ تیز
گھر اوسکے ڈوبے ہوئے قافلے
چھپائے ہی بجلی کو مٹی مین ریت
بشر مضطرب مثل ماہی ہوئے
ہوا کیا بھبھوکا رخِ دلربا
سرون پر ہمارے ہمارے گناہ
یہ کہئے کہ آنکھین چھپائی ہوئے
ہین یارون کے اب چھکّے چھوٹے ہوئے
ملا دخترِ رز کو سورج کا روپ
تَبِ تُوانے وہ لی دون کی
سحر پر ہوا دوپہر کا یقین
صفت اور موصوف غم مین پھنسے
کھنچے اک شکنجے مین فقر و غنا

ہوا چشمِ مرقد کا جالا کفن
چلے آٹھ کے تہ خانے سے دھوپ مین
کفن کی اوڑاتی ہوئی دھجیان
کہ ریگِ روان قلزمِ آتشین
ہراک قطرہ پر حالِ خود اشک ریز
حباب اوسکے ٹوٹے ہوئے آبلے
پکاتی ہی دھوپ انکی کشتون کی کھیت
زبان مین وہ کانٹے پڑے پیاس کے
کہ ہر خال کا دانہ بھننے لگا
لگے کھیلنے مثلِ مارِ سیاہ
اسی دن پہ تھے زہر کھائے ہوئے
جو تھے داون پر داون لوٹے ہوئے
یہ ہے وہ پری جسکا سایہ ہی دھوپ
کہ زہرہ سے اونچی ہراک لگی
یہ ڈوبی ہی سارنگ مین ہیرین
خطا اور خطاوار شکلین کسے
بندھے ایک رسی مین شاہ و گدا

نہ بیٹے کو مطلق خبر باپ کی / یہ پیدا ہوئی فکر آپ آپ کی
ہر اک باپ بیٹے کے منہ سے خجل / ہر اک آنکھ سے گر گیا لخت دل
نہیں اب کسی کو برادر عزیز / کبھی تھا جو یوسف سے بڑھکر عزیز
ہے سبزے کو گلشن سے بیگانگی / پریشان ہے جنگل سے دیوانگی
یہ بے الفتی ہے خدا کی پناہ / کہ کعبہ بھی قبلہ کی بھولا ہے راہ
ہر اک زندہ پر مردنی چھا گئی / ہر اک پتی گرمی سے مرجھا گئی
یہ سچ ہے کہ کچھ فکر جمتی نہین / زمین پاؤن کے نیچے تھمتی نہین
نہ پہونچی نہ پہونچیگی بے بال و پر / زبان تک دعا اور دعا تک اثر
چلین سوے شاہان عالیجناب / پر و بال ذرون کا ہے آفتاب
سفارش کی اون سے طلبگار ہون / جو وہ کشتی کھینچین تو ہم پار ہون

طلب دعائے خیر پیمبران علیہم السلام

کدھر ہے تو اے ساقی آہ سرد / ترا دور اور آگ کا گھر ہے درد
لگا دے کوئی برف کی آج کل / کہ گرمی بہت پڑتی ہے آج کل
ملا درد شیرین و اشک روان / یہ شربت بنا کر جما تقلیان
گھڑے بھر کے آب عرق کے چھڑک / کہ یہ دشت ہو جاے ٹھنڈی سڑک
چلین پیشوا اون سے اپنے ملین / گھڑی بھر مین سب طے کرین منزلین

ہوئے دلفگاران روزِ قیام
قدمبوس آدم علیہ السلام

ابو الانبیا و ابو المرسلین
نئے باغ کے میوۂ اوّلین

چمن پرورِ رنگ و بوئے کلِم
با لہام اَنْبِئْ بِاَسْمَا ئِہِم

ملک کی نظر مین بڑی دور تھے
نہ کیون سجدہ کرتے کہ مجبور تھے

سر آسمان خلد و طوبی ملا
زمین پر خلافت کا تمغا ملا

کہین کچھ زبان سے یہ طاقت کہان
اشارون سے ظاہر یہ طرزِ بیان

کہ تن پر نہ کپڑا نہ منہ پر نقاب
سوا نیزہ پر آگیا آفتاب

چلے آتے ہین دمبدم غش پہ غش
زبان پر ہی اَلجوع یا العطش

نئی چالین ہمکو دکھاتا ہے دِن
کہ ڈھل ڈھل کے پھر پھر کے آتا ہی دن

یہ بگڑی ہی گردون کی چھٹی گھڑی
کہ اک ایک پل مین ہین سو سو گھڑی

تپنچے ہین موجِ ہوا مین نہان
برستی ہین سیماب کی گولیان

چلین دو قدم اب وہ ہم ہی نہین
کہین آئین جائین وہ دم ہی نہین

اوٹھے جاتے ہین پاون کیا کیجیے
بلند آپ دستِ دعا کیجیے

سوا اسکے اپنی نہین کوئی غرض
کہ ہے اپنے بیٹون کی امداد فرض

یہ فرمایا میری بھلا کیا مجال
خدا کا غضب ہے خدا کا جلال

مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا
کہ بھولا تھا مین نہی لاتقربا[1]

[1] اشارہ آیۃ کریمہ لا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین ۱۲

بتزغیب ابلیس بیہودہ کوش — دغاباز گندم نما جو فروش
مجھے خود ہے سخت اضطرار و ہراس — مگر تم کرو نوح سے التماس
رہا مدتون جسکو امت کا خار — ہدایت کے گلشن مین تھا وہ ہزار
پڑا جبکہ چکر مین دین کا جہاز — ہوا نا خدا بنکے وہ چارہ ساز
ق
ہوئے جبکہ طوفان مین سب غرق آب — ہوا مین بھرے تھے جو مثل حباب
ہراک موج تلوار کی باڑہ تھی — مگر گھاٹ پر اوسکی کشتی لگی
وہان سے ملا صاف سیدھا جواب — کہ شرمندگی سے ہون مین آب آب
جو کی مینے وقت نزول قضا — پسر کی شفاعت خلاف رضا
تمھین چاہیئے جاکے پیش خلیل — کرو خواہش رحم رب جلیل
وہ تھا جسنے بیٹے کی گردن پہ تیغ — رکھی پاکے حکم خدا بیدریغ
وہ تھا جسکو کہتے تھے اہل زمن — کہ فرزند آزر ہوا بت شکن
ہوئی جسپہ آتش سلام اور برد — کیا اوسنے نمرود کو گرد برد
یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم
بنایا خدا کا وہ پر نور گھر — کہ جسپر پڑے لامکان کی نظر
گئے قبلہ و کعبہ کے روبرو — وہی ہر قدم پر چشم آرزو
وہ بولے کہ پیش جہان آفرین — نہین مجھکو کہنے کی طاقت نہین
کئی باتین مانند انی سقیم — غلط کہہ کے میرا ہوا دل دو نیم
ابھی سے ہے ہر دم مرا حال غیر — ملو جاکے موسیٰ سے یادش بخیر

اوسی کو ملا تھا یہ گوش و دہن ۔۔۔ کہ ہر دم خدا سے رہا ہم سخن
نگین جہانتاب نام آوری ۔۔۔ چراغ سر طور پیغمبری
عصا پیر اعجاز کا دستگیر ۔۔۔ اسیر کف دست مہر منیر
وہان جا کے گھبرائے خونین جگر ۔۔۔ ق ۔۔۔ کہ بولے جناب کلیم الحذر
خیال ایک خون کا برا ہے مجھے ۔۔۔ لیے مشعلین ڈھونڈھتا ہے مجھے
مری طبع کو ہے بڑا انتشار ۔۔۔ مرا قلب ہے لالہ سان داغدار
مگر تم اوٹھاؤ نہ حرمان کا غم ۔۔۔ تمھارے لیے بس ہے عیسیٰ کا دم
دم واپسین تک رہی اوسکی بات ۔۔۔ کہ دیتا تھا مردون کو آب حیات
نہ تھی جسم خاکی مین اوسکی روح ۔۔۔ وہ تھا عطر گل یا کہ مٹی کی روح
ہوے آکے حاضر بشوق تمام ۔۔۔ بسر کار ذیجاہ گردون مقام
لٹاتے ہوئے معدن چشم تر ۔۔۔ لیے نذر تار نظر مین گہر
سمجھ کر کہ مشکل ہے یہ ماجرا ۔۔۔ مسیحا ہوئے اسطرح رہنما
کہ لو دامن شاہ اقلیم دین ۔۔۔ مخاطب بہ یا شافع المذنبین
کلید در درگہ کبریا ۔۔۔ حبیب خدا اشرف انبیا
محمد کہ شان خدا شان او ۔۔۔ جسیم و جنان زیر فرمان او

نعت منبع الطاف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سنبھل کر ذرا خامۂ تیز دم ۔۔۔ ادب سے ٹھہرتا ہوا ہر قدم

سر شکر سے سیکڑون کر سجود | ہر اک سجدہ مین پڑہ ہزارون درود
مقابل مین رکھہ لوحِ محفوظ کو | تو اور بھی مصحف سے کر ہو تو ہو
یہ ہو معنیِ تازہ کا رنگ و بو | کہ جو حرف نکلے وہ ہو با وضو
ہر اک صفحہ پر نُہ ورق ہون نثار | وہ لکھہ نعتِ محبوب آمرزگار
وہ لکھہ جسکو فرمائین روح الامین | کہ پڑہ چل کے پیشِ سخن آفرین
حسینے کہ روئے خدا سو ہے او | حبیبے کہ سوئے خدا روے او
مہ حسنِ عارض کی منزل مین ہے | غمِ عشق کا خون رگِ دل مین ہے
وہ خود شمع روشن سے خود ہی گداز | نیاز اوسکا پروانہ مانند ناز
وہ سرکار ہاشم مین سردار جیش | چراغِ رہِ دودمانِ قریش
وہ دیباچۂ گلستانِ وجود | کہ جسپر ہے بلبل کا ہزار درود
کہے دیکھ کر صورتِ بے مثال | ہر آئینہ حیرت سے یا ذوالجلال
وہ عالم کہ دانائے سرّ قدم | وہ اُمّی کہ ہمراز لوح و قلم
وہ کامل کہ جسپر فدا شانِ بدر | نثار اوسپہ روحِ شہیدانِ بدر
صفی جسکی اِلّا پہ ہر دم نگاہ | سخی جو کہے لا نہ جز لا اِلٰہ
قدم عزت افزائے عرشِ برین | غبارِ قدم سرمۂ چشمِ دین
سلامش پیامِ خدائے حمید | درودش بہارِ کلامِ مجید
بہارِ قدم کا درستا ہوا | گلستانِ قدرت کا صبحِ بہار

چہ کثرت کہ یک سقف عرش بلند … ز صد جلوہ اوست آئینہ بند

چہ وحدت کہ آئینہ پیکرش … تابد کہ عکسے فتد از برش

لیے ہاتھ وسعت کا فیض عمیم … کیے عہد رافت کا خلق عظیم

رضا اوسکی عین رضائے خدا … شفاعت ہے شرط اور غفران جزا

دعا کو اثر کی ضرورت نہین … طلب کو تقاضے کی حاجت نہین

کرامات جنت کرم کا خطاب … عذاب الیم اصطلاح عتاب

سخاوت کا منصب شجاعت کی ساتھ … عبادت کا میدان ریاضت کے ہاتھ

لب خشک بیمائگی روزہ دار … ورم ہر قدم کا تہجد گزار

وہ عارف کہ تہی جسکی خلوت سرا … مقام الی ربک المنتہی

وہ عابد کہ جسکی سرافگندگی … تھی معراج پیغمبر بندگی

ملی اوسکی ہاتھون سے یہ آبرو … کہ کہیے وضو کرنے آیا وضو

کیا سجدہ شکر با صد نیاز … مصلے پر اوسکی جو پہونچی نماز

دہان مبارک سے روزہ کی عید … جہاد اوسکے چین جبین کا شہید

دو عالم کا تھا قبلہ محترم … سر منبر کعبہ اوسکا قدم

بتون سے کیا اوسنے کعبہ کو صاف … کہو حج کرے اوسکے گھر کا طواف

وہ توحید کی اک دہائی پھری … کہ دور بتان سے خدائی پھری

دیا قول اوسکے جو دو بول سنے … تو کعبہ کا طوطی لگا بولنے

حکومت ہر اک جا ہدایت کی تھی — ولایت خدا کی ولایت کی تھی
عرب اور عجم سب کی زینت ہین آپ — ولایت کا تاجِ کرامت ہین آپ
مہِ برجِ رفعت سپہرِ شرف — گلِ ہفت گلشن دُرِ ته صدف
شہنشه که تاجِ سرِ سروری — پیمبر که اعجاز پیغمبری
عناصر کی یارب یه تقدیر ہو — که اس چوکھٹے مین یه تصویر ہو
کریم و کرم گستر و کارساز — خدا در حقیقت بقولِ مجاز

شفاعت شفیع

۱۱ ۱۳

خبر لے مرے ساقی بزم راز — کہان ہی تو اے باعثِ سوز و ساز
مین ہون عاشقِ نالهٔ پُر اثر — ہوا شور گو کوے قمری کدہر
پپیہے نے لین دل مین سو چٹکیان — کہان ہوتا ہے سکھی پی کہان
وہ مے دے جو ہو دلکش و دلکشا — وہ مے جسکا نشہ ہو مشکل کشا
وہ مے جو ہی سر جوشِ دیگِ قبول — وہ مے جو ہی رحمت کی ٹوپی کا پھول
کھنچی بیخودی خانهٔ نور کی — نچوڑی مدینے کے انگور کی
چلا اللہ اللہ کسے دیکھنے — کوئی مجھکو دیکھے مری آنکھ سے
اسیواسطے تھا یه شورِ نشور — ظہورِ فنا و فنائے ظہور
که سب اگلے پچھلے بُرے اور بھلے — جنھون نے نه دیکھا ہو دیکھین او

ہراک دل شہیدِ اضطرار | پہونچکر حضورِ شہِ ذی وقار
ہوا ہمدمِ نالہاے بلند | زبان یون ہوئی ترجمانِ سپند
کہ اے خستہ جانون کے حاجت روا | ہر انسان کے دردِ دل کی دوا
حبیبِ خداوندِ بالا و پست | فدا تجھپہ ہین ہفت و ہر شش جہت
ترے گرد پھرتے ہین نہ سپہر | ہین تیرے قدم سے نشان ماہ و مہر
شرافت کو آدم کی تجھسے شرف | خلافت کو تو ہی گرامی خلف
بلا کی نبرد اور غضب کے فتوح | نہان تیرے خنجر مین طوفانِ نوح
نرہتے کہین کفر کے بحر و بر | جو آتا زبان پر تری لاتذر[۱]
ہوا جبکہ تڑکا ترے نور کا | چراغِ کفِ دستِ موسیٰ بجھا
خدا کا جدا تجھسے طرزِ سخن | نہو حذف کیون لن ترانی کا لن
مقامات ہمسراے خلیل | ترے خوانِ نعمت پہ ابنِ سبیل
مریضانِ دار الشفاے مسیح | ہوے لوٹ کر تیرے در پر صحیح
تپش سے ہراک شخص بسمل ہے آج | نفس گردِ آئینۂ دل ہے آج
بسا خوب تھا خانہ خرابی کا گھر | بنا آسمان اجڑے گھر لوٹ کر
بیان کیا کرین حالتِ آب و گل | کہ پس پس گیا گوہرِ جان و دل
خموشی مین ہراک نفس نالہ خیز | ہراک زخم پر زخم الماس ریز

[۱] اشارہ دعاے حضرت نوح ع رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا ۱۲

نہین باقی اب دوست دشمن ہین — ہے بشر کی زبان پر بھی یہ ذکر خیر
ترے دوست بھی کہہ نہین سکتے حال — مبادا کہ ہو دشمنون کو ملال
کوئی بیقراری کوئی آہ سرد — نہ پیدا کرے آپ کے دل مین درد
بلا مین پھنسے ہین غریب و امیر — ہین سب ایک تکیے کے گویا فقیر
تمام اہل دل اک مصیبت مین ہین — تری جان سے دور آفت مین ہین
اوکھڑتا ہے میدان سے ہر اک قدم — نکلتا ہے ہر سانس کے ساتھ دم
نہین آب و دانہ جبین یا مرین — پیئین آنسو کھاتے رہین ٹھوکرین
زرا جان تک پیرہن مین نہین — کوئی دم کا دھاگا کفن مین نہین
ہر اک دیدۂ تر ہوا تار گھر — اسی تار مین ہے ہماری خبر
جھڑی وہ لگائے ہے چشم پر آب — کہ ہے اوسکے ڈھیلون کی مٹی خراب
بھڑک اوٹھی اک آتش تیز تر — بجھانے کو دوڑا جو دامان تر
یہ سب تیرے پاس آئے ہین اسلیے — کہ بندون کو رکھے خدا کے لیے
رخ خور مین زردی نمودار ہو — زمین حشر کی زعفران زار ہو
وہ سردی کہ ہو موسم برد گرد — وہ یخ جس سے یہ آگ ہو جائے سرد
بلا سے فلک گر جلن مین رہے — یہ سورج کوئی دم گہن مین رہے
بفرمودۂ آن سید انبیا — کہ کازمت این وراثی لہا
کہ یعنی ہون مین ہر بشر کا کفیل — جمیع انبیا کی طرف کا وکیل

اسی دن مرا جشن مولود ہے — مقام محمد ہی محمود ہے
قلمرو مین محشر کے نام خدا — چلے گا تو سکہ اسی نام کا
مجھے ہر بشر کا تھا خود انتظار — مین تھا نا امیدون کا امیدوار
رکھے گا مرا رب مری آبرو — فمن رحمتہ اللہ لاتقنطوا
کرم اوسکا ہے فتح باب فرح — کہ من دق باب الکریم انفتح
گزر پھر تہ عرش اعظم کیا — سر بندگی اسقدر خم کیا
کہ سیپارۂ دل کا ہر اک رکوع — گرا سجدے مین باکمال خشوع
زمین پر گری جب جبین مبین — مٹی سب کی قسمت کی چین جبین
دعا ایسی کی بعد حمد و ثنا — کہ الحمد آمین کہنے لگا
کہا عرش نے بار بار آفرین — ہزار آفرین صد ہزار آفرین
تمنا درون دل دردمند — پری تاب قدرت کی شیشہ مین بند
یہ فرمان ہوا سر اوٹھا تو ہی — جو ہے تجھکو منظور ہوگا وہی
اوٹھایا سر پاک المختصر — گرایا دعا کے قدم پر اثر
دعا یہ کہ ہو مجرمون کی پناہ — صفائی کا رحم ایک سچا گواہ
دعا کسکی تھی اور کسکا قبول — ہوئی آرزو نقد جیب حصول
تجلی ہوئی حق کی پیش نظر — خدا اپنے بندون مین تھا جلوہ گر
زمین پہ ہجوم ملائک کا نور — چمکتی ہوئی شمع شان غفور

نہ لایا خدا کی تجلی کی تاب
ہوا اسکتہ مین مطلع آفتاب

ہوئی دفعتاً آتشین دھوپ چھاؤن
بنا اطلسِ آسمان دھوپ چھاؤن

زرِ مہر کا رنگ پھیکا ہوا
بہت چرخ کھا کھا کے گھستا ہوا

ہوا خلد کی لائے روح الامین
کہ دامانِ محشر کی کلیان کھلین

چمن ہو گیا تختۂ روزگار
ہوا دشت پرخار اک سبزہ زار

چھپی اسکے سایہ مین دھوپ آج کی
نہ تھا جسکی قامت مین سایہ کبھی

خزانۂ رحمت

١٣ ١١

ہوا ٹھنڈی چلتی ہے میدان مین
یہ کہتے ہین سورج سے میزان مین

پلا بے حساب اب تو ساقی مجھے
دکھا اپنی واصل نہ باقی مجھے

مرے ہاتھ ہی کا نوشتا سہی
ترا میر منشی فرشتا سہی

مگر دے کے فارغخطی یک قلم
بنا لے مجھے بندۂ بے درم

ردی جب ہوا پرچۂ آفتاب
کھلا دفترِ امتحانِ حساب

ادہر رازداران ذی فہم و ہوش
ہمارے رفیقان خانہ بدوش

جنازون مین حسرت کا کاندھا دئے
ہر اک مُردے کا روزنامہ لیئے

ادہر موشگافان موزون رقم
ہو جنکی میزان مین کچھ بیش و کم

ترازو کو ہاتھون مین تولے ہوئے
رعایت کے پلّون کو کھولے ہوئے

نہین سے کچھ آسان اے دل حساب
ہے محشر کی اک سخت مشکل حساب

مقابل کماندار تقدیر ہے
ترازو کلیجون مین اک تیر ہے

اودھر کلک قدرت کا رد و قبول
ادھر بندگان ظلوم و جہول

ہر اک مدعا ہر اہلمد خود گواہ
دورویہ ہین فردین کی فردین سیاہ

محاسب نہ کیونکر کہے نادرست
ہمارا نہ روکڑ نہ کھاتہ درست

گھٹائین بڑھائین تو ہو فرد گرد
کہ میزان کی جانچ والا ہے فرد

کچہری ہوئی گرم جب جانچ کی
ہر اک بال کی کھال کھنچنے لگی

صدائے ز عمال نار و بہشت
چہ آخر درو کرد و اول چہ کشت

نوید ان ابرار ہم فی نعیم
وعید ان فجار ہم فی جحیم

بنی نوع انسان جو بعد حساب
ہوے مستحق عذاب و ثواب

بہشت اور دوزخ کی جانب چلے
دکہائے مقدر نے جو راستے

اٹک ہے کہ دریاے رعب جلیل
لیئے ایک قطرہ مین سو رود نیل

اوترنے کا پل اک بلاے عظیم
جسے کہیے سرطان پشت جحیم

ق

پئے شہسوار قضا و قدر
سے ہے تیغ کمر یا کہ خود وہ کمر

کہ گر بال سی ہی دھار تلوار کی
مقابل ہو اوس سے تو ہو کرکری

چڑھی ہے کمان برق کے تیر کی
بھڑکتی ہوی آنچ شمشیر کی

کھلا جادہ راہ تیغ ہلاک
بٹھاے ہوے لاکھہ بجلی کی ڈاک

دمِ واپسین کا اِجارہ لیے — گزرنے کا دروازہ تیغا کیے
نہ تھا فرق ابرار و فجار مین — چلین کشتیان ایسی منجدھار مین
اوسیکا کنارے پہ بجرا لگا — جو گمراہی و کجروی سے بچا
پیمبر چلے جیسے حق کا پیام — ولی جیسے روحِ نبی پر سلام
خدا کے طلبگار اہلِ کمال — بڑھے جیسے مشتاق روزِ وصال
ہوا بیقرارانِ حق کا گزر — سے چلے تار برقی مین جیسے خبر
چلا کوئی جیسے کہ قالب سے جان — کوئی جسطرح گلستان سے خزان
جنھین راہِ حق کی ہدایت ہوئی — اور اپنے نبی کی حمایت ہوئی
وہ گزرے مثالِ نسیمِ بہار — کہان اونکا دامن کہان خارزار
زرا جنکے صدق و یقین مین تھا فرق — ہوے الامان آبِ آتش مین غرق
غرض خیر و شر آن کی آن مین — ہوئے خیمہ زن اپنے میدان مین
کوئی داخلِ گلستانِ نعم — کوئی وارِ ذلت مین نامحترم
کہین عیشٍ فی عیشۃٍ راضیہ — کہین آفت اُمّہٗ ہاویہ
پھنسے غم مین تھوڑے سے مسلمان بھی — گیا کفر کے ساتھ ایمان بھی

شفاعت مکرر

۱۱ ۱۳

چھپا تھا کدھر عالمِ پاک مین — مین تھا کب سے ساقی تری تاک مین

وہ مے دے جو ہو روح بخشِ انام | جو خود ہو حلال اور تو یہ حرام
وہ مے جسکا مینا نہ خلدِ برین | وہ مے جو کہین اور ملتی نہین
وہ مے جو بحکمِ پیمبر چلی | وہ مے جو لبِ حوضِ کوثر چلی
جو زندان مین اپنے اسیرون کا حال | یہ دیکھا تو سلطان حال و مآل
گرا سجدے مین باکمال ادب | سپاس و ثنائے خدا زیرِ لب
کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود | کہ تھا وردِ سبحان ربی درود
ثنا اس صفت کی کہ بے مثیل و طاق | نہ ثانی کا جس سے روا اشتقاق
مناجات وہ کی کہ روحی فدا | وہ توصیفِ بیحد کہ صلِ علا
ہوا بحرِ مواجِ رحمت کا جوش | سخنگو باندازِ موجِ خموش
تامل نہ کر عرضِ مطلب مین تو | کہ ہے مصطفیٰ مجتبیٰ سب مین تو
نظر مین ہے مالک کی تیرا وقار | ہر اک قطرہ تیرا دُرِ شاہوار
تو اس دن کا پہلے سے مامور ہے | رضا تیری خالق کو منظور ہے
سند پیش کر سوف یعطیک کی | فترضیٰ کی ہے مہر جس پر لگی
ہوا تازہ باغِ روانِ نبی | زبان پر روان امتی امتی
یہ حاصل کہ ہون جنتی سب کے سب | بغیرِ عمل بے عوض بے سبب
نہ ساقی نہ میکش نہ قاتل کو دیکھ | تو اپنے کرم کو مرے دل کو دیکھ
جہان ناتوانون کو گرمی کی تاب | انھین بخشدے کرکے ڈیوڑھا حساب

نہ دکھلا مجھے میرے ربِّ غفور
مرے ساتھ کر محو ان کے گناہ
حساب انکا نیکی ہی کی مد مین ہو
الٰہی ہون تیرا گنہگار مین
ہوا حکم ناطق کہ اے دردمند
بلطفِ خداوند ارض وسما
یہی عفو تعذیر کی حد رہے
اوٹھے آپ بخشش کی لیکر برات
جھکے پھر کئی بار پیشِ خدا
یہان تک کہ پوری تمنا ہوئی
بتاکید و تعجیل دیوان پاک
یہ ہر کار سے جلدی مچانے لگے
نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا
بچایا ہر آدم کو ایمان سے
چلے خوش نصیبان ایمان بہشت
جہنم مین پہونچے تھے جو اوس سبب

مین ہون پاس تیرے وہ ہون مجھ سے دور
غریبون کا جنت ہو آرامگاہ
جو ان کی بدی ہی مری بد[1] مین ہو
شفاعت سے اپنا طلبگار مین
ہی رحمت کو تیری شفاعت پسند
کر اک نوع کے مجرمون کو رہا
رہائی ہو لیکن اسی قید سے
دی اک قسم کے عاصیون کو نجات
کئے یون ہی پیہم سجود و دعا
نہ باقی رہی جنس ہی نوع کی
خطِ عفو لائی فرشتون کی ڈاک
کہ پروانے یہ دستخط آنے لگے
جو ذرائی برابر بھی ایمان تھا
مگر جسکو روکا ہے قرآن نے
جہنم سے اوٹھا اوٹھ کے سوی بہشت
وہ بجلی کے مانند اولٹی پھرے

[1] بد بمعنی ذمہ در اصطلاح ساہوکاران و مہاجنان ۱۲

بہت لوگ نادیدہ شکلِ جحیم
چلے خلد کو بر خطِ مستقیم

حضورِ جنابِ رسالت مآب
فرشتون کے ہاتھونمین سادی کتاب

ہوئی پھر اوسی مبتدا کی خبر
کرم جوشیِ انبیاۓ دگر

پھر اور انجمِ آسمانِ نبی
غبارِ رہِ آستانِ نبی

تقدس مقامانِ اوجِ حضور
بلند اخترانِ کرامت ظہور

ابو بکر لاثانیِ روزگار
کہ تھا ثانی اثنین یارانِ غار

عُمر نام و ناموسِ نام آوری
معمائے اسرارِ پیغمبری

سخا جلوہ عثمانِ عالی مقام
انیسِ پیمبر علیہ السلام

علی شیرِ یزدان و عالی وقار
ید اللہ سیفِ خدا ذوالفقار

ملک رتبہ خاتونِ جنت بتول
مہِ اوجِ تنزیہہ بنتِ رسول

حسن خاتمِ خاتم المرسلین
سیادت کا الماسِ زریں نگین

شہادت کا لختِ جگر نورِ عین
نیامِ شجاعت کا خنجر حسین

تمام آل و اصحاب خیر الانام
اس امت کا ہر پیشوا و امام

ہر اک غازیِ مردِ میدانِ بدر
ہمہ سیلان و شہیدانِ بدر

شکن پرورِ طالعِ نارسا
اویسِ قرن عاشقِ مصطفا صلی اللہ علیہ وسلم

بہار آفرینانِ صبحِ امید
جنید و حسن ادہم و بایزید

اباعن جدِ جو ولی در ولی
قدم جسکا بر گردنِ ہر ولی

ہوَا الحق نوَایان ثابت قدم ۔۔۔ اَنا الحق سرایان منصور دم
سب اَپنے نبی کے قدم پر چلے ۔۔۔ جو باقی تھے وہ طے کیے مرحلے
ہزارون بنے ایک پتی سے باغ ۔۔۔ جلے ایک بتی سے لاکھون چراغ
شفاعت کے پورے ہوے حوصلے ۔۔۔ کہ عَاصی کو خلعت پہ خلعت ملے
ہی اعجاز اوستاد کا انتخاب ۔۔۔ کہ خاے خطا پر ہے صادِ صواب
گنہ سے ہے تلاش گنہگار مین ۔۔۔ وہ پھرتی ہے احمدؐ کی سرکار مین
ہوا خَاک جل کر جہنم کا باغ ۔۔۔ کیا بَرف رحمت نے ٹھنڈا چراغ
ہوا سوخت آتش کا سب سوز و ساز ۔۔۔ سمندر مین ڈوبا دخانی جہاز
وہ رِیلا ہوا باغ فردوس مین ۔۔۔ کہ میلا ہوا باغِ فردوس مین
بڑھا ہر طرف جوی رحمت کا آب ۔۔۔ کٹورا بجانے لگا ہر حباب
بھرے خوانچے ایسے بھرنے لگے ۔۔۔ کہ خود میوے دامن مین گرنے لگے
قرابون مین کوثر نے رکھی سبیل ۔۔۔ تہِ نخل فوّارۂ سلسبیل
جوانون کی خاطر بساز و یراق ۔۔۔ ٹہلتے ہوے راستون پر براق
محافے پری وش براے زنان ۔۔۔ گلابی کہارون کی سب وردیان
ہوا کیا کہ لڑکے مچاتے ہین شور ۔۔۔ لگا دو ہنڈولے کی طوبیٰ سے ڈور
کھِلے نخلِ ایجاد کے پھول پھل ۔۔۔ اَبد پر چڑھا رنگ صبح ازل
لگے ٹوٹنے صبر و تمکین کے پل ۔۔۔ بہار آئی لادے ہوے بارِ گل

شگفتہ ہر اِک تختہ کا خشک و تر
رسیدہ ہر اِک نخل کا ہر ثمر

ہر اِک برگ مین ساز و برگ بہار
ہر اِک لالہ صد معدنِ کوہسار

ہر اِک جا پہ موجود ہر ایک شئے
کوئی ہمدمِ نَے کوئی محوِ مَے

گمان جسپہ جائے وہ تحقیق ہو
تصور مین جو آئے تصدیق ہو

سحر وہ کہ جسپر فدا ہر نفس
ہوا وہ کہ ہر دل کو جسکی ہوس

ہر اِک بیل بوٹہ نگار آفرین
ہر اِک خار و گل صد بہار آفرین

کلی بے صبا کے شگفتا ہوئی
خزان بے بہار آئے پتّا ہوئی

پری سایۂ نخل کی پائبوس
گلستان عروس آب عطرِ عروس

جو لالہ سے لاکھا جمائے ہوے
تو نرگس سے کاجل لگائے ہوے

یہ تانا کہ دل سے نہ کیجئے سنبھل
نظر تو سنبھالو نہ جائے پھسل

کہین پھیل کر بیل بوٹا ہوئی
کہین نکہت اوڑکر فرشتا ہوئی

اگر شاہدِ گل سے بلبل بدست
تو پھولون سے بنگلہ مین بلبل ہے مست

چمن اور ایسا دکھائے کوئی
قسم مصحفِ گل کی کھائے کوئی

کہان تھین دنیا کی پھلواریان
یہ سچ مچ بہشت اور وہ گلکاریان

وہ گویا نیاز اور یہ بے نیاز
یہ شانِ حقیقت وہ شانِ مجاز

وہ ہر لحظہ نعمت پہ نعمت ملی
کہ اِک شکر کی بھی نہ فرصت ملی

ہر اِک چہرے پہ ایک نورِ دگر
ہر اِک حور سے رشکِ حورِ دگر

ملین نعمتین سب کو بے انتہا | اور آخر کو ان نعمتون کے سوا
وہ نعمت جو ہے سرِ عین الیقین | جو ہی دین و ایمانِ ایمان و دین
وہ نعمت کہ ہے اوسکے دم سے بہشت | جو بازار جنت کی ہے در بہشت
وہ نعمت جو ہے یک بہ از صد ہزار | خدا بخشے دیدار پروردگار
پڑا ہاتھ دہو کر جو پیچھے وضو | گیا لے ہی معبود کے روبرو
نماز آئی کہتی بتاکید تام | کہ کر چل کے سجدے سے پہلے سلام
مؤکد ہوا صوم افطار کا | کہ طیار شربت ہے دیدار کا
یہ کہتا ہی ایمان کہ اے اہلِ ذوق | اوٹھا دیجئے پردۂ چشمِ شوق
قطعہ
عدم کو چلے ساعتِ نیک سے | دو عالم سے چھٹکر ملے ایک سے
وہ ہے سامنے درگہِ محترم | قدم بزم امکان سے تھا دو قدم
ہی آغوش مین پرتوِ لایزال | قد آدم آئینۂ بے مثال
رہِ منزلِ کبریائی ملی | ہر اک بندہ کو اک خدائی ملی
خودی سے جو از خود جدا ہوگئی | خدا سے ملے کیا خدا ہوگئی
کھلا دیکھ کر ہمکو حالِ مآل | کہ تھا حشر سوداے شوقِ وصال
یہ تھے انقلابات ردّ و بدل | کشش مظہرِ شاہدِ لم یزل

چشمۂ ہشت دعاے مقبول (انشاء اللہ)

ادھر بھی ذرا ساقیِ گلعذار | ہزارون ہی تیرے امیدوار

چلے کشتی مے نہ میرے بغیر | مرے ناخدا تیرے بیڑے کی خیر
وہ مے دے کہ لیتا رہون تیرا نام | وہ دے جو دلائے ترا فیض عام
زمانہ کا عالم ہوا دوسرا | بفضل خدا و حبیب خدا
خوشی مین بھرے مومن و مومنات | احاطے مین رضوان کے اوتری برات
جہنم کے گھر مین غمی ہو گئی | مرا غصہ آتش سستی ہو گئی
بجین نوبتین خلد مین بارہا | کہ اسلام کے سر یہ سہرا رہا
خوشی کیا کہ اک دم ہوا کم نہو | یہ وہ عیش ہے جو کبھی کم نہو
کہان بیدلی جب حزین دل نہین | ہو آسان کیا کوئی مشکل نہین
دعائین جو کی تھین ہوئین اب قبول | مراد ایک ہے اور ہزارون حصول
تمنا سبھون کے قدم پر پڑی | ہر اک آرزو ہاتھ باندھے کھڑی
دل و دلربا ہمدم حال و قال | نہ ہجران کا کھٹکا نہ فکر وصال
گیا اب جہنم مین وہ روزگار | کہ محشر تھا اک اک دم انتظار
ملا اوس سے تھی جسکی جسکو طلب | بمصداق المرء مع من احب
وہ حاصل ہوا جسکے جو دل مین تھا | ابھی قیس لیلی کے محمل مین تھا
بنا پھر جو بگڑا تھا بن بنکے ساتھ | مجھے خود ملا محسن احسن[۱] کے ساتھ

[۱] احسن تخلص مولوی محمد احسن مرحوم کا ہے جو چھوٹے بھائی مصنف کے تھے اور جو بیشتر اضلاع ملک اودہ مین سب جج اور پھر پنشن لیکر نائب وزیر دیوانی ریاست بھوپال کے ہو گئے۔ تاریخ ذیل مخبر سال وفات اونکی ہے۔

می تواند شد کہ رنگ رفتہ بعد سالہا | لعل گردد در بدخشان و عقیق اندر یمن

عجب چال مستانہ چلتے ہوے | روش پر جنان کے ٹہلتے ہوئے
بگردش ز ہر چشم پیمانہ | ز ہر سایہ پیدا پریخانہ
دلون مین مسرت تو رخ پر بہار | کلائی مین گجرے تو گردن مین ہار
کمر مین کرامت کے پٹکے کا بل | ملائک ہلاتے ہوئے مورچھل
مدینے کے عمامے بالاے سر | قباہاے استبرقی زیب بر
جلو مین غلامان روشن جبین | گلوری لیے ساتھ حوران عین
خدا کی تجلی کا آنکھون مین نور | ہر اک نوک مژگان پہ اک شمع طور
دلون مین محبت کے راز و نیاز | زبان پر باآہنگ شوخ حجاز

تشفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

می توان اندیشد کہ گردد نالہ افسردہ | بلبل شیرین نوا یا طوطی شکرشکن
می توان اندیشد کہ از تاثیر دامان نسیم | نکہتے از غنچہ خیزد یا شمیمے از ختن
لیکہ نتوان شد کہ مثل احسن آید در وجود | سرو رعنا در گلستان یا گل نو در چمن
رفت حیف از دہر آن جان جہان و صد ہزار | ہوشم از سر قوت از دل راحت از جان عازم تن
شوخی طبع رسایم سر و از ہر سوز و ساز | ناگوار خاطر من سوختن یا ساختن
کیست در دار فنا محسن چو من اندوہگین | ہر نفس سوہان خود ہر دم سنان خویشتن
من باو باشم الہی از طفیل مصطفی | چون شود در بزم قدسی مجمع یاران من
گفت دل ہرگہہ کہ آمد در زوال آن آفتاب | مردہ در گورست احسن زندہ در گور من

۱۸۴۴

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلےٰ القاب نواب رامپور

کس قیامت کی قیامت کے بیان مین ہے نظم ۔۔۔ عاقبت مین ہے عقوبت سے برات کی سند

ہے امیر اب میرے محسن کو نجات دائمی ۔۔۔ واہ جو صفحہ ہے اسکا ہے شفاعت کی سند

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

تاریخ طبعزاد جناب منشی عبد المجید صاحب سحر

شفاعت نامہ چون مطبوع گردید ۔۔۔ کہ ابیاتش بود آیات رحمت

دل محسن بود گنجور این گنج ۔۔۔ عطا کردش ازل این بخت و دولت

خط و مضمون او گنجینۂ فیض ۔۔۔ بیاض صفحہ انوار سعادت

دوائر در حروفش چشم نگران ۔۔۔ بجنبشہاے بہاے نبوت

ندا آمد بگوشش سحر از غیب ۔۔۔ بگو سالش شفاعت جوی امت

۱۳۱۱

تاریخ از فکر عالی مولوی اکرام اللہ عرف مفتی صاحب مرحوم متخلص بہ افسون

ہمہ داغ فراقم از قصور حشر و نشر افسون ۔۔۔ حضور یار سید انم حضور حشر و نشر افسون

خیال قامتش در قلب مضطر خوشنما باشد ۔۔۔ بود موسا کمن بالاے طور حشر و نشر افسون

بود صحن قیامت خانہ سیر رنگ عشق ما ۔۔۔ طلسمش آفتاب صبح و صور حشر و نشر افسون

چنان لرزد سپہر شیشہ رنگ از اضطراب من ۔۔۔ کہ بر خود بشکند رنگ غرور حشر و نشر افسون

بامید وفاے وعدۂ وصل کسے یابی ۔۔۔ براہ انتظار دل مرد حشر و نشر افسون

[illegible]

مگر آواز پائی دلربائے اوست در گوشم	کہ گہہ نزدیک سازد گاہ دور حشر و نشر افسون
زداغ معصیت صد آتش سوزان میان دارم	شفاعت نامہ پیش از ظہور حشر و نشر افسون
ہمان از گفتۂ محسن کہ می آید بہر شعرش	درود پاک از شان غفور حشر و نشر افسون
پئے عظم رمیم جسم بے جان سخن گویا	صریر کلک او آواز صور حشر و نشر افسون
بود رفتار شوخ خامۂ سحر آفرین او	برائے خفتہ بخت نظم شور حشر و نشر افسون
ببین گہ ذکر محشر گہ حساب گہ شفاعت ہا	زہے تاریخ مجموعش امور حشر و نشر افسون

۱۳۰۰ھ

ایضاً

کرد چون طبع قیامت آفرین	شرح روز و روزگار حشر و نشر
رفت در تحریر تاریخش سخن	گفت افسون حال زار حشر و نشر

فقرات تاریخی از منشی امیر احمد خلف مولوی ذکی الدین صاحب وکیل

نعت پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۰۰ھ

سراج قوی نبی کریم	قسیم جسیم نسیم وسیم

۱۳۰۰

اللّٰہم صل وسلم علی مولانا محمد شافع یوم القیامۃ وآلہ دائما وابدا

۱۸ ۹۳

تاریخ طبع

اَللّٰہم صل علی محمد النبی الامی شافع یوم المحشر وآلہ وازواجہ اجمعین

۱۸ ۶ ۹۴

اللّٰہم صلّ وسلّم علی محمد معدن الحلم والکرم واصحابہ دائماً ابدا

۱۳۰۱ ف

قطعہ تاریخ ریختہ قلم بلاغت رقم جناب مولوی مہدی حسن صاحب وکیل ہائیکورٹ

بسکہ محسن گل معانی چید ۔ دستہ ہائے شگفتہ کرد بہم
رفت فکرم بجستن تاریخ ۔ گفت ہاتف گلے ز باغ ارم
۱۳۱۱ء

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر مولوی محمد نور الحسن صاحب بی اے پسر کلان مصنف

ماشاء اللہ نظم دلکش ہے ۔ شایستہ شمردنش ز اوراد
صد لعل و گہر شدست منظوم ۔ از فیض طبیعت حسد اداد
تمہید سخن ز عشق فرمود ۔ شد مطلع مثنوی پریزاد
گویا نتوان شمرد لب را ۔ گریے غم عشق کرد فریاد
گفتن سخنے بغیر تمہید ۔ جائز نبود بقول استاد
معشوق زمانہ عشق را خواند ۔ شد دامن صفحہ حیرت آباد
لیلی گردید کاکل قیس ہے ۔ شیرین شدہ است جان فرہاد
از قامت او قیامت آراست ۔ در باغ سخن نشاند شمشاد
تشبیہ دگر بآن کشش کرد ۔ کز وے شدہ حسن و عشق برباد
عالی گشتے ز شاہد غیب ۔ کان ہست کمند مصر و نوشاد
ہنگام گریز دامن حشر ۔ در دست تلاش او چو افتاد
مستقبل و حال را یکے کرد ۔ این طرز عجیب کرد بنیاد
حقا کہ برائے وصل محبوب ۔ کے شوق فتد بقید میعاد
آید مقبول طبع و آورد ۔ از دستمش پائمال بیداد
تا در تہ تربت مئے ناب ۔ در بزم ادب نہ کردہ اش یاد

قطعہ

چیزے دگرست ساقیِ غم — رویش یارب کسے مبیناد
رندے بیباک اگر طلب کرد — نقاش نبود فجور و الحاد
کلکش با واے حسن تحریر — در صرف ہزار معنی آزاد
لیکن بہ بیانِ ہر روایت — بے بیش و کم بتمام روداد
با معنے و ماحصل دو سہ جا — تشریح لطیف شد نو ایجاد
در مدح پیمبران پیشین — نطقِ پاکش فرشتہ ارشاد
در نعت خاتمِ رسالت — فیضِ روح القدس بامداد
عرض مداح آنکہ مولیٰ — با خلعتِ لطف خود کند شاد
امید و رجا کہ اہل معنی — بر ہر حرفش دہند صد داد
تاریخ و دعا کہ یا الٰہی — توقیع قبول روزیش باد

۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی اے پسر خرد مصنف

چون ابو المحسن[1] حسن بنوشت حالِ انبیا — با کمالِ خوبیِ تحریر و تحقیقِ سخن
در شفاعت آرزو بودش بیانے ناگہان — رفت آن واصل بحق پیشِ خدائے ذوالمنن
در ظہور آورد اکنون مقصدِ او ابن او — محسنِ من والدِ من کعبہ و ملجاے من
بارک اللہ معنیِ موزون کہ در مصرِ خیال — جانِ عشاقِ سخن با یوسفی گل پیرہن
بر سرِ ہر صفحہ حرف از فیضِ ممدوحِ کریم — لالہ اندر چمن یا نور شمعے در لگن
شوخیِ ہر مصرعِ رنگین فدائے شانِ خود — خوبیِ ہر لفظ میگردد بگردِ خویشتن

[1] مولانا حسن بخش طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مولف تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ۱۲

بر سرِ میدانِ محشر آ تشنے اندر ہین | در بہارستان رحمت سلسبیلے موجزن
از صفات او چہ گویم خوبتر فرمودہ است | حضرتِ والا برادر مولوی نور الحسن
دوش چون پرسید از من سالِ تاریخش سروش | گفتمش نورے ز انوارِ کراماتِ حسن

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع بلند و فکر آسمان پوید جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس بمبئی ۱۳۱۱ھ

جنابِ حضرتِ اوستاد نے خوب | لکھا نقش و نگارِ یوم ساعت
جو ہو منظور دل تاریخ سیفی | کہو نقاشِ آشوبِ قیامت

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر مولوی رشید الدین صاحب رشید منصرم ایٹہ ۱۳۱۱ھ

رشید ایسا شفاعت نامہ ہے کون | ہو جسمین یہ فصاحت یہ بلاغت
قیامت کا بیان ایسا کہ گویا | ہے محشر آج کی ہر ایک ساعت
مقابل آبِ رحمت کا وہ چھڑکاؤ | ہو جس سے سرد بازارِ قیامت
نجاتِ عاصیان فیضِ نبی سے | بر و حش صد سلام و صد تحیت
وہی توحید کی لایا تھا اِکّے | جو تھی دُنیا مین پھیلی شامِ ظلمت
قیامت مین اوسی کی آبرو سے | ملیگی خاک مین عصیان کی نحوست
تلاشِ ہر گنہگار ایسی ہو گی | کہ ہے کر مشعلین ڈھونڈھیگی جنت
لکھی ہاتف نے کیا تاریخ پر نور | بیانِ نورِ مصباحِ شفاعت ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ از شیخ احمد علی صاحب شیون اکبرآبادی شاگرد جناب میرزا حاتم علی بیگ صاحب مرحوم

فصیح و شاعرِ نازک خیال و خوش بیان محسن ۔ بلیغ و عالم و معنی شناس و نکتہ دان محسن
قیامت کے مضامین ہین عجب تصنیف عالی ہے ۔ شفاعت نامہ شایستۂ ہر دو جہان محسن
پڑھا جس دم بکھیرے چار جا پھول محفل مین ۔ کہ لوٹی سننے والون نے بہارِ بوستان محسن
کہی احسنت سنکر روح مولانائے رومی کی ۔ شرف یہ پہلوی پر رکھتی ہے ہندی زبان محسن
تری تیغِ زبان کا صاف لوہا مان جاتے ہین ۔ عرب سے تا عجم اور ہند سے تا اصفہان محسن
تصدق نظم پروین ہو گئی وہ نظم لکھی ہے ۔ زمین سے ہے صدائے مرحبا تا آسمان محسن
عوض نیکی بدی کا رنج و راحت نار و جنت کے ۔ امید و بیم کے کیا کیا دکھائے ہین نشان محسن
چلین گے غول لوائے حمد کے جب میدانِ محشر مین ۔ تو ہونگے صورتِ یوسف میانِ کاروان محسن
ہوا نعتِ نبی کے فیض سے رتبہ بلند ایسا ۔ عجب کیا ہے مکان ہووے تمھارا لامکان محسن
صفا ایسی لطافت آب گوہر مین کہان ایسی ۔ بجا ہے گر کہین کوثر کی دھوئی ہے زبان محسن
غزالانِ حرم آکر بچھائین شوق سے آنکھین ۔ شفاعت نامہ پڑھنے کو قدم رکھین جہان محسن
عوض ہر بیت کے جنت مین گر بخشے خدا تمکو ۔ صلے مین حسنِ بندش کے ملین حورِ جنان محسن
نہین آوازِ خستہ بلکہ ہر اک لفظ کہتا ہے ۔ (ق) کہ گر نکلون ترے لب سے تو پھر جاؤن کہان محسن
مگر تعریف ختم الانبیا نے یہ شرف بخشا ۔ کہ تھی لکنت سے پیاری جیسے موسیٰ کی زبان محسن

رسولِ پاک کا جس دم تصور آپ نے باندھا
دیارِ یثرب و بطحا ہوا ہندوستان محسن

خدا کے کام مین شرکت تمھاری عین ایمان ہے
وہ ہی ملاح جسکا ہو اوسی کے مدح خوان محسن

نہ عرش آشیان کے نقشِ پا جنکو سمجھتے ہین
بعینہ ہین وہ آنکھون کی تمھاری پتلیان محسن

نہ ایسا عاشقِ صادق نہ کوئی جان نثار ایسا
اویس اپنی زبان سے خود یہ کہتے ہین کہ ہان محسن

میسر آپ کو ہو اعتکافِ روضۂ اقدس
بلال آتے تھے کعبے مین اگر بہرِ اذان محسن

مدینہ ہند سے ہی دور لیکن پاس ہے دل سے
وہان ہے جانِ مشتاق اور رہتے ہین یہان محسن

یہین چھوڑا جہان کے غمون نے مالِ دنیا کو
رہیگی ساتھ یہ دولت تمھاری جاودان محسن

خدا بخشے حیاتِ خضر و عیسیٰ آپ کو آمین
رہے اقبال و دولت اور عیشِ جاودان محسن

کبھی وہ روز آئے یہ کہین احباب خوش ہو کر
ادا کر کے فریضہ حج کا لو پہونچے یہان محسن

پہونچون آستان تک مین کیونکر نہ اپنی بدنصیبی سے
کہان مین پست قسمت اور کہان وہ آستان محسن

اگر تاریخ کے لکھنے کی تمکو فکر ہے شیون
کہو شیرین زبان عیسیٰ نفس معجز بیان محسن

۱۳۱۱ ہجری نبوی